مولانا محمد جلال الدین قادریؒ اور احکام القرآن میں اُن کا منہج: ایک تحقیقی جائزہ

Mulana Muhammad Jalal ud Din Qadri and His Methodology in "Ahkam Ul Qur'an": A Research Analysis

Muhammad Noman
Ph.D Scholar, Department of Islamic & Religious Studies,
The University of Haripur, KP, Pakistan
Email: numanm964gmail.com

Nazakat Ali
Ph.D Scholar, Department of Islamic & Religious Studies,
The University of Haripur, KP, Pakistan
Email::alinazakat192gmail.com

ISSN (P):2708-6577
ISSN (E):2709-6157

Abstract
The Qur'an, 'the respectable' is the most preferred and safest of all the revealed scriptures. Generally the entire Qur'an is the source of guidance but it has been categorized according to the discussed subjects. One among the categories is 'Ahkaam'. In the verses of Ahkaam various laws and commands have been described for the guidance and ease of human beings. These verses have been interpreted and explained in different periods after Prophet-hood. From among those scholars who have stayed on the interpretation of Ahkaam only, Ibn Ul Arabi, Qurtubi, Jassas, and Lakiya al Harasi are popular. These scholars have offered their services in Arabic language but in the recent past, in the subcontinent, work on it has been taken up in Urdu as well. Mulana Jalal ud Din Qadri's 'Ahkaam ul Qur'an' is a very important scholarly achievement. Which style and manner Mulana Jalal ud Din Qadri has adopted in Ahkaam ul Qur'an? Has he adopted the method of earlier interpreters in the interpretation of the verses of Ahkaam? Or has he adopted a new method? In order to answer these questions the following treatise has been arranged. In this treatise, the definition, ordainment, books, number of verses of Ahkaam and Qadri's manhaj (methodology in finding truth) in Ahkaam ul Qur'an has been mentioned.

Keywords*: Qur'an, Ahkaam ul Qur'an, Muhammad Jalal ud Din Qadri, scholars, Methodology*.

تمہید

قرآن کریم کتب سماویہ میں افضل الکتب اور محفوظ ترین کتاب ہے۔ اللہ رب العزت نے قرآن کریم کو بذریعہ وحی اپنے حبیب محمد مصطفی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم پر لوگوں کو ظلمات سے نکال کر نور کی طرف لانے کے لیے نازل فرمائی۔ ویسے تو مکمل قرآن سرچشمہ ہدایت ہے۔ لیکن قرآن کریم کی آیات کو مضامین کے اعتبار سے مختلف اقسام میں تقسیم کیا گیاہے۔ ان آیات بینات کی ایک قسم آیات احکام بھی ہے۔ آیات احکام میں بنی نوع انسان کے رشد وہدایت کے لیے مختلف قوانین و اوامر کو جامع انداز میں بیان کیاہے. ان آیات احکام کی تفسیر و شرح دور نبوت کے بعد مختلف ادوار میں ہوتی رہی۔ جن مفسرین نے قرآن کریم کی صرف آیات احکام کی تفسیر پر اکتفا کیا ان میں ابن العربیؒ، قرطبیؒ،

جصاصؒ اور لکیا الہراسیؒ مشہور و معروف ہیں۔ ان حضرات نے تو عربی زبان میں اس شعبے میں خدمت سر انجام دی لیکن زمانہ قریب میں برصغیر پاک وہند میں اردو زبان میں بھی اس پر کام کیا گیا۔ جن میں اردو زبان میں مولانا جلال الدین قادریؒ کی احکام القرآن ایک اہم علمی کارنامہ ہے۔ مولانا جلال الدین قادری صاحبؒ نے احکام القرآن میں کون سا اسلوب و منہج اختیار کیا ہے؟ کیا قادرری صاحبؒ نے آیات احکام کی تفسیر میں سابقہ مفسرین کی روش کو اختیار کیا ہے؟ یا کسی نئے اسلوب وراستے کو اختیار کیا ہے؟ ان سوالات کے حل کے لیے زیر نظر مختصر مقالہ ترتیب دیا گیا ہے۔

احکام القرآن کی تعریف:

"قرآن کریم کی وہ آیات جو فقہی احکام پر مشتمل ہے انہیں احکام القرآن کہا جاتا ہے جیسا کہ علامہ ہراسی لکھتے ہیں:"في القرآن الكريم آيات تتضمن الأحكام الفقهية ميزها الفقهاء وفسروها في مصنفات خاصة تعرف ب (أحكام القرآن)"[1]۔ اور محمد بن حسیب ذہبی فرماتے ہیں:"آيات تتضمن الأحكام الفقهية التى تتعلق بمصالح العباد فى دنياهم وأُخراهم"[2]۔ "ایسی آیات جو ان فقہی احکام پر مشتمل ہوں جو دنیا وآخرت میں بندوں کے فوائد سے تعلق رکھتی ہوں"۔ فقہاء نے اس موضوع پر اپنی مخصوص تصنیفات بھی مرتب کی ہیں۔

احکام القرآن پر لکھی گئی قدیم کتب:

1۔ تفسير خمسمائة آية من القرآن الكريم لمقاتل بن سفيان۔

2۔ مقاتل بن سفیانؒ کے بعد جو دوسری شخصیت ہیں جنہوں نے احکام القرآن پر کتاب لکھی وہ یحیٰ بن آدم بن سلیمانؒ (م:203ھ) ہیں[3]۔

3۔ پھر اس کے بعد معروف مذاہب کے ائمہ اور ان کے شاگردوں نے اس باب میں لکھنا شروع کر دیا، اب ان میں جن کا نام سب سے پہلے آتا ہے وہ امام محمد بن ادریس شافعیؒ ہیں[4]۔

4۔ احکام القرآن لقاضی ابی اسحٰق[5]۔

5۔ احکام القرآن الکریم لابی جعفر الطحاوی[6]۔

6۔ احکام القرآن لابی بکر الجصاص[7]۔

7۔ احکام القرآن لابی الحسن الھراسی[8]۔

---

[1] ہراسی، علی بن محمد بن علی، م:504ھ، احکام القرآن، محقق: موسی محمد علی، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ط:1405، 2ھ، ص:1۔

[2] در: محمد سید حسین ذہبی، م:1398ھ، التفسیر والمفسرون، مکتبہ وہبہ، قاہرہ، 2/319۔

[3] الداوودی، محمد بن علی بن احمد، م:945ھ، طبقات المفسرین للداوودی، دار الکتب العلمیہ –بیروت، 2/262۔

[4] امام شافعی کی یہ تفسیر بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن موسی خسروجردی (م:458ھ) نے جمع کی ہے، اور یہ مکتبہ خانجی– قاہرہ سے طبع دوم کے ساتھ 1414ھ- 1994م میں دو جلدوں میں شائع ہوئی ہے۔

[5] آپ کا پورا نام قاضی ابو اسحاق اسماعیل بن اسحاق بن اسماعیل بن حماد بن زید ازدی بصری، مالکی جھضمی ہے، (م:282ھ)، اس تفسیر کی تحقیق عامر حسن صبری نے کی ہے، اور یہ دار ابن حزم–بیروت سے طبع اول 1426ھ، میں شائع ہوئی ہے۔

[6] آپ کا پورا نام ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن عبد الملک بن سلمہ ازدی حجری مصری ہے (م:321ھ)، طحاوی کے نام سے مشہور ہے، اس تفسیر کی تحقیق در: سعد الدین اونال نے کی ہے، اور یہ مرکز بحوث اسلامیہ استنبول ترکی سے 1416ھ-1995م میں جلد اول کیساتھ جبکہ 1418ھ، جلد دوم کیساتھ شائع ہوئی ہے۔

8۔ احکام القرآن لابی بکر القاضی ابن العربی[9]۔

احکام القرآن پر اور بھی بہت سی تفاسیر لکھی گئی ہیں لیکن وہ مطبوع نہیں ہیں۔

برصغیر میں احکام القرآن پر لکھی گئی کتب تفسیر:

1۔ تفسیرات احمدیہ[10]۔
2۔ نیل المرام فی تفسیر آیات الاحکام [11]۔
3۔ تفسیر آیات الاحکام [12]۔
4۔ تفسیر آیات الاحکام [13]۔
5۔ تفسیر آیات الاحکام [14]۔
6۔ تقریب الافہام فی تفسیر آیات الاحکام[15]۔

احکام القرآن پر اردو میں لکھی گئی تفاسیر:

1۔ احکام القرآن للتھانوی[16]۔
2۔ تفسیر آیات الاحکام [17]۔
3۔ احکام القرآن [18]۔
4۔ احکام القرآن [19]۔

آیات احکام کی تعداد:

آیات احکام کی تعداد کے حوالے سے ائمہ سے مختلف اقوال منقول ہیں۔

امام غزالیؒ کہتے ہیں: آیات احکام پانچ سو ہیں، یہ قول امام رازیؒ کا بھی ہے[20]، جبکہ بعض کا کہنا ہے: کہ آیات احکام دو سو پچاس ہیں[21]، امام نجم الدین طوفیؒ کہتے ہیں:"الصحیح أن هذا التقدیر غیر معتبر، وأن مقدار أدلة الأحكام في ذلك غیر منحصر، فإن أحكام الشرع

---

[7] آپ کا پورا نام احمد بن علی ابو بکر رازی جصاص حنفی ہے(م:370ھ)، اس تفسیر کی تحقیق عبد السلام محمد علی شاہین نے کی ہے، اور یہ دار الکتب العلمیہ بیروت–لبنان سے 1415ھ میں تین جلدوں کیساتھ شائع ہوئی ہے۔

[8] آپ کا پورا نام ابو حسن علی بن محمد بن علی ہے(م:504ھ)، لقب عماد الدین ہے، الہراسی کے نام سے مشہور ہے، اس تفسیر کی تحقیق موسی محمد علی اور عزہ عبد عطیہ نے کی ہے، اور یہ دار الکتب العلمیہ-بیروت سے طبع دوم کے ساتھ 1405ھ میں شائع ہوئی ہے۔

[9] آپ کا پورا نام ابو بکر قاضی محمد بن عبد اللہ مالکی ہے(م:543ھ)، ابن العربی کے نام سے مشہور ہے، اس تفسیر کی احادیث کی تخریج اور تعلیق پر محمد عبد القادر عطا نے کام کیا ہے، اور یہ دار الکتب العلمیہ، بیروت–لبنان سے طبع سوم کے ساتھ چار جلدوں میں 1424ھ-2003م میں شائع ہوئی ہے۔

[10] یہ احمد بن ابو سعید صالحی کی تفسیر ہے ملاجیون کے نام سے شہور ہے، اس میں انہوں نے پانچ سو آیات قرآنیہ کی تفسیر کی ہے، اور یہ تفسیر فقہ حنفی پر مشتمل ہے۔

[11] یہ سید صدیق حسن خان کی لکھی ہوئی تفسیر ہے، اس میں انہوں نے محدثین فقہاء کے مذہب پر گفتگو کی ہے۔

[12] یہ سید علی بن دلندار علی مجتہد شیعی کی تفسیر ہے، اور یہ شیعہ مذہب پر لکھی گئی ہے۔

[13] یہ شیخ ناصر بن یحیی عباسی الہ آبادی کی تفسیر ہے۔

[14] یہ سید انور علی کی تفسیر ہے۔

[15] یہ مفتی محمد قلی شیعی کی تفسیر ہے۔

[16] یہ مولانا اشرف علی تھانویؒ کی تفسیر ہے۔

[17] یہ شیخ عبد العلی نگرامی کی تفسیر ہے۔(الثقافة الاسلامیہ فی الہند، ص؛172)۔

[18] یہ مولانا محمد جلال الدین قادری کی تفسیر ہے جو سات جلدوں پر مشتمل ہے۔

[19] مولانا بشیر قادری کی تفسیر ہے جو 48 صفحات پر مشتمل ہے۔

[20] زرکشی، ابو عبد اللہ بدر الدین محمد بن عبد اللہ (م:794ھ)، البرہان فی علوم القرآن، محقق: محمد ابو فضل ابراہیم، دار احیاء الکتب العربیہ، ط:1، 1376ھ، 2/3۔

كما تستنبط من الأوامر والنواهي؛ كذلك تستنبط من الأقاصيص والمواعظ ونحوها،فقل أن يوجد في القرآن آية إلا ويستنبط منها شيء من الأحكام"[22]۔"صحیح یہ ہے کہ یہ تقدیر غیر معتبر ہے،اور احکام کے دلائل کی مقدار اس میں منحصر نہیں ہے،اس لئے کہ احکام شرعیہ جس طرح اوامر اور نواہی سے مستنبط ہوتے ہیں،اسی طرح قصوں اور نصیحتوں وغیرہ سے بھی مستنبط ہوتے ہیں، قرآن کریم میں بہت کم ہی کوئی ایسی آیت ہو جس سے کوئی حکم مستنبط نہ ہو رہا ہو"۔اور قول دوم راجح ہے کیونکہ امام زرکشیؒ کہتے ہیں: شائد ان کی مراد وہ آیتیں ہیں جن میں احکام کا صراحتاً ذکر ہے۔اس لئے کہ آیات قصص اور امثال وغیرہ سے بھی بہت احکام مستنبط ہوتے ہیں[23]۔پھر آگے کہتے ہیں: حکم کی دو اقسام ہیں:

1۔ پہلی قسم وہ ہے جو احکام میں بالکل واضح ہے ہو اور یہ بہت زیادہ ہے اور سورہ بقرہ، نساء، مائدہ اور انعام یہ سورتیں اس جیسے احکام پر مشتمل ہیں۔

2۔دوسری قسم وہ ہے جو استنباط کے طریقہ سے اخذ کیا جاتا ہو۔پھر اس کی دو قسمیں ہیں:

2.1۔ وہ حکم جو ایک آیت کو دوسری آیت سے ملانے کے بغیر براہِ راست ایک آیت سے مستنبط ہو، جیسا کہ امام شافعیؒ نے ان آیات ﴿ وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ (5) إِلَّا عَلَى أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ (6) فَمَنِ ابْتَغَى وَرَاءَ ذَلِكَ فَأُولَئِكَ هُمُ الْعَادُونَ (7) ﴾[24] سے استمناء بالید کی حرمت کا حکم مستنبط کیا ہے۔

2.2۔ دوسری قسم وہ حکم ہے جو ایک آیت کو دوسری آیت سے ملانے سے مستنبط ہو، جیسا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا حمل کی کم سے کم مدت چھ ماہ ہونے کا حکم اللہ تعالیٰ کے اس قول ﴿ وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُوْنَ شَهْرًا ﴾[25] اور اس کے ساتھ دوسرا قول ﴿ وَفِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ ﴾[26] سے مستنبط کیا ہے[27]۔لہٰذا یہ معلوم ہو گیا کہ یہ تقدیر غیر معتبر ہے،اور احکام کے دلائل کی مقدار اس میں منحصر نہیں ہے۔جیسا کہ اوپر امام نجم الدین طوفیؒ کا قول ذکر ہو گیا۔

مولانا محمد جلال الدین قادریؒ کا تعارف:

نام و نسب: اسم گرامی: محمد جلال الدینؒ۔کنیت: ابو سعید۔لقب: مفسر قرآن۔سلسلہ نسب اسطرح ہے: مولانا محمد جلال الدین قادری بن حضرت مولانا خواج دین بن خدا بخش بن شرف دینؒ۔ آپ کے والدِ گرامی با عمل عالمِ دین تھے"[28]

---

[21] جلال الدین سیوطی، عبد الرحمن بن ابو بکر(م:911ھ)، الاتقان فی علوم القرآن، محقق: محمد ابو فضل ابراہیم، الہیئۃ المصریہ العامہ للکتاب، 1394ھ، 4/40۔

[22] نجم الدین طوفی، سلیمان بن عبد القوی بن کریم(م:716ھ)، شرح مختصر الروضہ، محقق: عبد اللہ بن عبد المحسن الترکی، مؤسسۃ الرسالہ، ط:1407ھ، 1، 3/577،578۔

[23] البرہان فی علوم القرآن، 2/3تا5۔

[24] القرآن، المومنون: 23،5تا7۔

[25] القرآن، الاحقاف: 46،15۔

[26] القرآن، لقمٰن: 31،14۔

[27] البرہان فی علوم القرآن، 2/3تا5۔

[28] https://www.ziaetaiba.com/ur/scholar/hazrat-molana-muhammad-jalaluddin-qadri-rizvi۔

تاریخ ولادت: آپ کی ولادت باسعادت 29 جولائی/ 1938ء ،بروز جمعہ اپنے آبائی گاؤں"چوہدو" تحصیل کھاریاں، ضلع گجرات (پنجاب، پاکستان) میں ہوئی"[29]۔

"**تحصیلِ علم:** حضرت مولانا محمد جلال الدین نے ناظرہ قرآن مجید اور فارسی کی ابتدائی کتابیں اپنے تایا مولانا فضل دین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پڑھیں۔ مارچ 1958ء میں میٹرک پاس کرنے کے بعد درس نظامی پڑھنے کے لیے پہلے جامعہ غوثیہ نظامیہ وزیر آباد میں داخلہ لیا اور وہیں کتبِ متداولہ کی تعلیم حاصل کی۔ پھر محدثِ اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد رضوی علیہ الرحمۃ سے دورۂ حدیث پڑھ کر فروری 1961ء کو سندِ فراغت حاصل کی"[30]۔

"**بیعت وخلافت:** مولانا محمد جلال الدین 22 جون 1961ء کو مولانا محمد سردار احمد رضوی علیہ الرحمۃ کے دستِ حق پرست سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ میں بیعت ہوئے۔ اپریل 1965ء میں حضرت مفتیٔ اعظم مولانا مصطفیٰ رضا نوری بریلوی قدس سرہٗ نے اورادو اشغال، تمام سلاسل اور حدیث کی سند عطا فرمائی"[31]۔ "قبلہ مفتی صاحب علیہ الرحمہ ساری زندگی دین متین کی خدمت کرتے رہے۔ آپ نے امت کو ایسی مفید کتب عطا کی ہیں جن سے انشاء اللہ تعالیٰ امتِ مسلمہ مستفید ہوتی رہی گی، اور قیامت تک آپ کو صدقۂ جاریہ کی صورت میں ثواب ملتا رہیگا۔ آپ کے صاحبزادے مفتی محمد محمود احمد لکھتے ہیں: کہ قبلہ مفتی صاحب اپنے وقت کی بہت قدر کرتے تھے، اور ہر چھوٹا بڑا واقعہ اپنی ڈائری میں ضرور تحریر فرماتے تھے، ہر کام کا ایک وقت مقرر تھا، حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کا بھی خصوصی خیال رکھتے تھے۔ آپ خود محقق تھے اس لئے محققین علماء کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے، اور ان کے ساتھ ہر قسم کا تعاون فرماتے تھے۔ آپ کی زیرِ نگرانی بہت سے تحقیقی مضامین، مقالے، اور کتب تحریر کی گئیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے (آمین)" [32]۔

"وصال: 12 جنوری 2008 کو ہفتہ کے دن مغرب کی نماز کے بعد 6 بج کر 35 منٹ پر فوت ہوئے"[33]۔ مولانا جلال الدین قادریؒ کی تفسیر احکام القرآن کا تعارف:

یہ تفسیر سات جلدوں پر مشتمل ہے۔

جلد 1۔ سورہ بقرہ پر مشتمل ہے جس میں 56 ابواب ہیں ہر باب کے اندر مختلف مسائل کا ذکر کیا ہے۔

جلد 2۔ اس جلد میں سورہ آل عمران اور سورہ نساء کی فقہی آیات کی تفسیر ہے، اور اسمیں 66 ابواب ہیں۔

جلد 3۔ اس میں سورہ مائدہ، انعام، اعراف، اور انفال کی تفسیر کی گئی ہے، یہ جلد 59 ابواب پر مشتمل ہے۔

جلد 4۔ یہ جلد سورہ توبہ، یونس اور ہود کی تفسیر پر مشتمل ہے، جلد ہذا میں 36 ابواب ہیں۔

جلد 5۔ جلد پنجم میں سورہ یوسف، رعد، ابراہیم، حجر، نحل، بنی اسرائیل اور کہف کی تفسیر پر روشنی ڈالی گئی ہے، اور اس جلد میں ابواب کی تعداد 55 ہیں۔

---

[29] https://www.ziaetaiba.com/ur/scholar/hazrat-molana-muhammad-jalaluddin-qadri-rizvi۔

[30] ایضًا۔

[31] ایضًا۔

[32] ایضًا۔

[33] ایضًا۔

جلد 6۔ اسی طرح یہ جلد سورہ مریم، طہٰ، انبیاء، حج، مومنون اور نور کی تفسیر پر مشتمل ہے، جس میں 32 ابواب ہیں۔

جلد 7۔ ساتویں اور آخری جلد میں سورہ فرقان، شعراء، نمل، قصص، عنکبوت، روم اور لقمٰن کی تفسیر کی گئی ہے، جو 29 ابواب کو جا پہنچتی ہے۔

مولانا محمد جلال الدین قادریؒ کا احکام القرآن میں منہج:

- مصنفؒ ہر آیت کی تفسیر کی بجائے صرف فقہی آیات کی تفسیر کرتے ہیں جیسا کہ پہلی جلد کی ابتداء سورہ بقرہ کی آیت:32 سے کی ہے[34]۔
- مصنفؒ کا اسلوب یہ ہے کہ آیت سے جو مسئلہ مستنبط ہوتا ہے اس مسئلہ کو باب کا عنوان دیتے ہیں، عنوان ذکر کرنے کے بعد اس کے نیچے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھتے ہیں، پھر آیت کریمہ لاتے ہیں، پھر وہ آیت جس سورت سے ہو اس کا نام اور آیت کا نمبر ذکر کرتے ہیں، اور پھر اس کے بعد ترجمہ ذکر کرتے ہیں، جیسا کہ باب نمبر 1 "اباحت اصلیہ" میں ذکر ہے[35]۔
- مصنفؒ آیت کا ترجمہ ذکر کرنے کے بعد "حل لغات" کا عنوان دیتے ہیں، اس عنوان کا مقصد مشکل الفاظ اور کلمات کے لغوی معانی بیان کرنے ہوتے ہیں[36]، جیسا کہ عربی زبان میں احکام القرآن پر لکھی گئی تفاسیر کے مصنفین کا یہ منہج و طریقہ ہے۔
- مصنفؒ حل لغات عنوان کے تحت لغوی معانی ذکر کرنے میں لغات القرآن اور احکام القرآن پر لکھی گئی کتب سے استفادہ کرتے ہیں، اور با قاعدہ طور پر ان کتب کا حوالہ دیتے ہیں، جیسا کہ سورہ بقرہ کی آیت:43 کے ذیل میں لفظ "**زکوۃ**" کا لغوی اور اصطلاحی معنیٰ ذکر کرنے کے بعد، اسی طرح آیت :114 کے تحت لفظ "**خراب**" کا معنی ذکر کرنے کے بعد اور اسی طرح سورہ نور آیت: 33 کے ضمن میں "**إستعفاف**" کا لغوی معنی ذکر کرنے کے بعد حوالہ میں لغات القرآن اور احکام القرآن پر لکھی گئی کتب کا حوالہ دیا ہے[37]۔
- اسی طرح مصنفؒ جب کسی کلمہ کی تفسیر کرتے ہیں تو تفسیر کرنے میں قدیم تفاسیر سے خوب استفادہ کرتے ہیں، اور حوالہ میں تمام تفاسیر کا حوالہ ایک ساتھ دیتے ہیں، مثلاً سورہ بقرہ کی آیت:29 میں لفظ "**لکم**" کی تفسیر کرتے کرتے ہوئے لکھتے ہیں: کہ یہاں پر لام انتفاع کے معنی میں ہے، اور پھر چھ تفاسیر کا اکٹھا حوالہ دیا ہے[38]۔
- جب کسی آیت کا شانِ نزول (آیت کے تحت نازل ہونے کا واقعہ) موجود ہو تو اس واقعہ اور شانِ نزول کو حل لغات کے بعد لاتے ہیں، جیسا کہ سورہ آل عمران کی آیت:7 اور 8 اور سورہ نساء کی آیت:148 کی تفسیر میں حل لغات کے بعد شان نزول کو ذکر کیا ہے۔[39]۔
- اگر ایک لفظ لغوی معنی کے علاوہ دوسرے معنی میں مستعمل ہو تو اس کی نشاندہی بھی کرتے ہیں، کہ اس کا لفظی معنی تو یہ ہے لیکن یہاں پر یہ لفظ اس معنی میں استعمال ہوا ہے اور وہ معنی ذکر کر کے اس پر قرآن مجید سے دلائل بھی دیتے ہیں، کہ قران کریم میں ایسی مثالیں بکثرت

---

[34] مولانا محمد جلال الدین قادری، احکام القرآن، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور-کراچی-پاکستان، 1/19۔

[35] احکام القرآن، 1/19۔

[36] احکام القرآن، 1/24۔

[37] احکام القرآن، 1/39،24-7/74۔

[38] احکام القرآن، 1/19۔

[39] احکام القرآن، 2/547،13۔

سے ملتی ہیں مثلاً سورہ بقرہ کی آیت:231 میں "بلوغ" کا معنی ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں: کہ "بلوغ کا معنی ہے انتہا کو پہنچ جانا مگر قریب پہنچنے کو بھی بلوغ کہہ لیتے ہیں "اور پھر آگے قران کریم سے مثالیں بیان کی ہیں[40]۔

- حل لغات کے تحت جب کسی لفظ کے بارے میں کسی اہل لغت کے امام کا قول موجود ہو تو لغوی معنی ذکر کرنے کے بعد اس کا قول بھی ذکر کرتے ہیں، مثلاً سوہ بقرہ آیت:158 کے تحت لفظ" إعتمر " کا لغوی معنی ذکر کرنے کے بعد امام راغب اصفہانیؒ کا قول نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں: کہ وہ کہتے ہیں:" ایسی زیارت جس میں محبت کی علامت پائی جائے"[41]۔
- لغوی معنی ذکر کرتے وقت سیر حاصل بحث کرتے ہیں مثلاً سورہ نور کی آیت:33 کے ضمن میں لفظ" غنی " کا معنی ذکر کرنے کے بعد غنی کی تین اقسام بیان کی ہیں، اور پھر ہر ایک قسم پر قرآن وحدیث سے دلیل کو بھی ذکر کیا ہے[42]۔ اسی طرح "ظلم" کے لغوی معنی ذکر کرنے کے بعد اس کی تین اقسام ذکر کی ہیں، اور تینوں اقسام پر قرآن کریم سے دلائل بھی ذکر کئے ہیں[43]۔
- شان نزول ذکر کرنے کے بعد مصنف کا اسلوب یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنی کتاب کے بنیادی اور اہم عنوان کی طرف آتے ہیں جس کا نام انہوں نے "مسائل شرعیہ" رکھاہے، مسائل شرعیہ عنوان ذکر کرنے کے بعد مصنف کا منہج وطریقہ کا یہ ہوتا ہے کہ اس آیت سے جتنے مسائل اور احکام ثابت ہوتے ہیں ان کو نمبر وار(1۔2۔3۔4الخ) ذکر کرتے ہیں۔ جیسا کہ سورہ بقرہ کی آیت :229-230 میں شان نزول کے بعد ذکر کیا ہے[44]۔
- مسائل شرعیہ ذکر کرتے وقت مصنف ان آیات کی تفسیر قرآن حکیم کی دوسری آیات سے کرتے ہیں، اگر ان کی تفسیر دوسری آیات سے ہو رہی ہو، جیسا کہ سورہ بقرہ کی آیت:29 میں یہ بات ذکر کی ہے کہ:"دین اسلام میں اشیاء کا مباح ہونا یہ اصل ہے، اگر کوئی چیز ایسی ہے جو حرام ہے تو اس کی حرمت کے لئے دلیل ہو گی، اور پھر اس آیت کی تفسیر سورہ اعراف کی آیت:32 سے کی ہے[45]، جس سے معلوم ہو تا ہے کہ اشیاء میں اصل اباحت ہے الاّ یہ کہ اس کی حرمت پر کوئی دلیل وارد ہو"۔
- اسی طرح آیت کی تفسیر میں احادیث بھی ذکر کرتے ہیں یعنی اگر آیات کی تفسیر احادیث مبارکہ میں مذکور ہو تو ان کو بھی ذکر کرتے ہیں، مثلاً سورہ بقرہ کی مذکورہ آیت:29 کی تفسیر سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی صحیح حدیث سے کی ہے: کہ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے حدیث صحیح میں مروی ہے:"الحلال ما أحل الله في كتابه، والحرام ما حرم الله في كتابه، وما سكت عنه فهو مما عفا عنه"[46]۔یہ تفسیر بالحدیث کی مثال ہے[47]۔

---

[40] احکام القرآن، 1/559۔

[41] احکام القرآن، 1/88۔

[42] احکام القرآن، 7/77۔

[43] احکام القرآن، 2/545۔

[44] احکام القرآن، 1/536۔

[45] احکام القرآن، 1/20،21۔

[46] ابو عیسی، محمد بن عیسی بن سورہ ترمذی(م:279ھ)، سنن ترمذی، ابواب اللباس عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب ماجاء فی لبس الفراء:3/272، حدیث نمبر (1726)، دار الغرب الاسلامی–بیروت، 1998م۔

- مصنفؒ جمہور مفسرین کے نقش قدم پر چلتے ہوئے تفسیر القرآن بالقرآن اور تفسیر القرآن بالحدیث کے بعد قرآنی آیات کی تفسیر میں اگر اقوال صحابہ موجود ہوں، تو ان کے اقوال کو لیتے ہیں اور ان اقوال کے ذریعے آیات قرآنیہ کی تفسیر کرتے ہیں، مثلاً سورہ بقر کی آیت: 177 کے تحت ایفائے عہد پر کلام کرنے کے بعد بد عہدی اور وعدہ خلافی پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتے ہیں: "وعدہ خلافی اور بد عہدی کو شریعت مطہرہ میں منافقین کی علامتوں میں سے ایک علامت قرار دیا گیا ہے، پھر حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کو ذکر کیا ہے، جس میں منافق کی چار خصلتوں کا ذکر ہے"[48]۔
- اگر آیت کی تفسیر میں قول تابعی موجود ہو تو اس کو بھی ذکر کرتے ہیں، مثلاً سورہ لقمٰن کی آیت:6 کے ضمن میں عید، شادی، نکاح، ولیمہ اور ختنہ وغیرہ خوشی کے اوقات میں دَف بجانے کا مسئلہ ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

دَف بجانا جائز ہے لیکن چند شرائط کے ساتھ "اس میں جھانج نہ ہوں، اور نہ ہی قواعد موسیقی کے مطابق بجایا جائے اور بجانے والی چھوٹی بچیاں ہوں، نہ کہ مرد ہوں اور نہ ہی عزت دار عورتیں، ورنہ یہ بھی حرام ہے" پھر اس حوالے سے ابن سیرینؒ کا یہ قول ذکر کیا ہے: "أن عمر بن الخطاب كان إذا سمع صوتا، أو دفا، قال: ما هذا؟ فإن قالوا: عرس، أو ختان، صمت"[49] "حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب کسی نغمہ یا دَف کی آوز سنتے تو پوچھتے یہ کیسی آواز ہے؟ جب آپ کو بتایا جاتا کہ شادی یا ختنہ کی تقریب ہے تو آپ خاموش ہو جاتے (ورنہ سزا دیتے)"[50]۔

- جب ائمہ مجتہدین کسی ایک بات پر متفق ہوں تو اس بات کا تذکرہ بھی کرتے ہیں کہ تمام ائمہ اس بات پر متفق ہیں، جیسا کہ سورہ بقرہ کی آیت:178 کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "اس بات پر سب علماء متفق ہیں کہ: غلام، آزاد کے بدلے اور عورت، مرد کے بدلے قتل ہو گی، اسی طرح آزاد، غلام کے بدلے، مسلمان، ذمی کے بدلے اور مرد، عورت کے بدلے قتل ہوں گے"[51]۔
- مصنفؒ کا مسئلہ کے استنباط میں طریقہ کار یہ ہے کہ وہ اکابر مفسرین کی آراء کو ضرور زیر قرطاس لاتے ہیں، مثلاً سورہ بقرہ کی آیت:173 کے تحت ایک مسئلہ ذکر کرتے ہیں کہ: "حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی کام نہ کرنا اور ہے اور آپ کا کسی کام سے منع فرمانا اور ہے، عدم فعل سے ممانعت ثابت نہیں ہوتی" پھر اپنے قول کی تائید پر امام ابو بکر بن علی جصاصؒ کا قول ذکر کیا ہے کہ انہوں نے اپنی سند کے ساتھ حدیث ذکر کی ہے: "أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ الْجَرَادِ قَالَ أَكْثَرُ جُنُودِ اللَّهِ لَا آكُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ"[52]، "کہ نبیؐ سے ٹڈی کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: کہ اللہ تعالی کے بہت سے لشکر ایسے ہیں جنہیں نہ تو میں کھاتا ہوں اور نہ انہیں حرام قرار دیتا ہوں،" پھر آگے ذکر کرتے ہیں کہ امام ابو بکر جصاصؒ اس سے یہ قانون اخذ کرتے ہیں کہ: جس چیز کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام قرار نہیں دیا وہ

---

[47] احکام القرآن، 1/21۔

[48] احکام القرآن، 1/137۔

[49] بغوی، حسین بن مسعود بن بغوی (م:516ھ)، شرح السنہ، کتاب النکاح، باب اعلان النکاح بضرب الدف: 9/49، 48، حدیث نمبر (2267)، المکتب الاسلامی - دمشق، بیروت، ط:2، 1403ھ۔

[50] احکام القرآن، 7/557۔

[51] احکام القرآن، 1/148۔

[52] جصاص، احمد بن علی ابو بکر رازی حنفی (م:370ھ)، احکام القرآن، محقق: محمد صادق قمحاوی، دار احیاء التراث العربی - بیروت، 1405ھ، 1/136۔

مباح ہے، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی چیز کو نہ کھانا یہ ممانعت کو مستلزم نہیں ہے، اس لئے کہ مباح چیز کو ترک کرنا یعنی نہ کھانا جائز ہے، لیکن یہ جائز نہیں کہ جو چیز حرام ہو اس کی حرمت بیان نہ کی جائے[53]۔

اسی طرح زکوۃ کی فرضیت کے سبب پر بات کرتے ہوئے لکھتے ہیں: کہ اس کا سبب مال ہے اور پھر اپنے قول کی تائید میں امام علاء الدین کاسانیؒ کا قول ذکر کیا ہے[54]، وہ ذکر کرتے ہیں: کہ زکوۃ کی فرضیت کا سبب مال ہے اور اس نعمت کے شکرانے کے طور پر زکوۃ فرض ہے[55]۔ اسی طرح امام ابن کثیرؒ، امام ابن العربیؒ، امام قرطبیؒ، امام خازنؒ، قاضی ثناء اللہ پانی پتی مظہریؒ، شہاب الدین آلوسیؒ، اور احمد الشہیر بملاجیونؒ وغیرہ کی تفاسیر سے استفادہ کرتے ہیں۔

- نحوی مباحث بھی ذکر کرتے ہیں، اور نحوی اقوال کو ان کے اصحاب کی طرف منسوب کرتے ہیں، مثلاً سورہ بقرہ کی آیت: 177 کے ضمن میں لفظ" **صابرین** "کے منصوب ہونے کا وجہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ امام ابو عبیدہؒ نے فرمایا ہے: کہ " **الصابرین** "اس لئے منصوب ہے کہ یہ "من اٰمن" پر عطف ہے، اور درمیان میں کلام طویل ہے، کلام طویل فاصل ہونے کی وجہ سے عرب منصوب پڑھتے ہیں، پھر آگے دوسرے نحوی امام کا قول نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں: کہ امام خلیلؒ کہتے ہیں: "**الصابرین**" مدح کی بنا پر منصوب ہے[56]۔
- فرق باطلہ پر رد بھی کرتے ہیں، مثلاً سورہ بقرہ کی آیت: 177 کے ضمن میں ذکر کرتے ہیں، کہ روافض جو یہ کہتے ہیں کہ: "جس طرح انبیاء پر ایمان لانا فرض ہے اسی طرح ائمہ پر بھی ایمان لانا فرض ہے، ان کا یہ قول اس لئے باطل ہے، کہ آیت میں اس کا ذکر نہیں ہے"[57]۔
- استشہاد بالقرآن علی المعنی اللغوی یعنی لفظ کا لغوی معنی بیان کرنے کے بعد اگر وہ لفظ قرآن کریم میں دوسرے مقام پر اسی معنی میں مستعمل ہو تو اس کی نشاندہی کرتے ہیں، مثلاً سورہ بقرہ کی آیت: 178 کے تحت لفظ "**قصاص**" کا معنی بیان کیا ہے کہ اس کا معنی ہے: نقش قدم پر چلنا، پھر آگے لکھتے ہیں کہ قرآن کریم میں یہ معنی استعمال ہوا ہے، اور پھر سورہ کہف کی آیت: 64 اور سورہ قصص کی آیت: 11 کو لایا ہے، جن میں یہ لفظ مذکورہ معنی میں استعمال ہوا ہے[58]، اسی طرح اسی آیت کے ضمن میں لفظ" **عفی**" کا معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: کہ اس کا ایک معنی "کثرت" ہے، اور پھر قرآن کریم سے استدلال کرتے ہوئے سورہ اعراف کی آیت: 95 کو ذکر کیا ہے جس میں ہے "**حتی عفوا**" یہاں تک کہ وہ بہت ہو گئے[59]۔

---

[53] احکام القرآن، 1/110۔

[54] احکام القرآن، 1/130۔

[55] علاء الدین، ابو بکر بن مسعود بن احمد کاسانی حنفی (م:587ھ)، بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، دار الکتب العلمیہ، ط:1406ھ، 2/4۔

[56] احکام القرآن، 1/121۔

[57] احکام القرآن، 1/127۔

[58] احکام القرآن، 1/142۔

[59] احکام القرآن، 1/144۔

- استشہاد بالحدیث علی المعنی اللغوی یعنی لفظ کا لغوی معنی بیان کرنے کے بعد اگر وہ لفظ حدیث میں اسی معنی میں مستعمل ہو تو اس کی نشاندہی بھی کرتے ہیں، مثلاً سورہ بقرہ کی مذکورہ آیت: 178 کے ضمن میں جو لفظ " عفی" استعمال ہوا ہے اس کے بارے میں لکھتے ہیں: کہ اس کا ایک معنی "کثرت" ہے، اور پھر ایک حدیث ذکر کی ہے جس میں یہ لفظ اسی معنی میں مستعمل ہے، اور وہ حدیث یہ ہے: "أعفوا اللحی"[60] "داڑھیوں کو بڑھاؤ"[61] اسی طرح اس لفظ کا ایک اور معنی بیان کیا ہے اور وہ معنی ہے: طلب کرنا، اور پھر حدیث کا حوالہ دیا ہے جس میں یہ لفظ اسی معنی میں مستعمل ہے وہ حدیث ہے: "ما أكلت العافية، فهو له صدقة"[62]، "یعنی رزق طلب کرنے والے پرندے جو فصل کھا جائیں وہ اس کے لئے صدقہ ہے"[63]۔
- چونکہ مصنف خود فقہ حنفی سے تعلق رکھتے ہیں لہذا مسائل بیان کرتے وقت فقہ حنفی کو سامنے رکھتے ہوئے مسائل بیان کرتے ہیں، جابجا اس کا تذکرہ موجود ہے، مثلاً سورہ بقرہ کی آیت: 178 ملاحظہ کیجئے[64]۔

نتائج البحث:

1. احکام القرآن پر سب سے پہلے مقاتل بن سفیانؒ نے تفسیر لکھی اور اس کا نام تفسیر **خمسمائة آية من القرآن الكريم** رکھا۔
2. مقاتل بن سفیانؒ کے بعد یحیی بن آدم بن سلیمانؒ نے احکام القرآن پر تفسیر لکھی پھر اس کے بعد معروف مذاہب کے ائمہ اور ان کے شاگردوں نے اس باب میں لکھنا شروع کیا، جن میں سب سے پہلے نام امام شافعیؒ کا ہے۔
3. برصغیر میں احکام القرآن پر عربی زبان میں " **تفسيرات أحمديه**" سب سے پہلے لکھی گئی۔
4. اسی طرح اردو زبان میں سب سے پہلے مولانا اشرف علی تھانویؒ نے تفسیر (احکام القرآن) لکھی ہے۔
5. آیات احکام کی تعداد کے بارے میں راجح قول یہ ہے کہ آیات احکام بے شمار ہیں۔
6. مولانا جلال الدین قادریؒ نے اپنی تفسیر "احکام القرآن" میں ہر آیت کی تفسیر کی بجائے صرف فقہی آیات کی تفسیر کی ہے۔
7. مصنفؒ اپنی تفسیر میں "حل لغات" "عنوان کے تحت سابقہ مفسرین کی روش اختیار کی ہے کہ اس عنوان کے تحت مشکل الفاظ اور کلمات کے لغوی معانی بیان کئے ہیں، جیسا کہ عربی زبان میں احکام القرآن پر موجود تفاسیر کے مصنفین کا یہ منہج وطریقہ ہے۔
8. مصنفؒ نے قرآنی آیات کی تفسیر میں تفسیر القرآن بالقرآن، تفسیر القرآن بالحدیث، تفسیر القرآن باقوال الصحابہ اور تفسیر القرآن باقوال التابعین کا خوب التزام کیا ہے۔
9. مصنفؒ فقہی احکام کے بیان کے ساتھ ساتھ فرق باطلہ پر بھی رد کیا ہے۔

[60] بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، کتاب اللباس، باب اعفاء اللحی: 7/160، حدیث نمبر (5893)، دار طوق النجاۃ، ط: 1، 1422ھ۔

[61] احکام القرآن، 1/144۔

[62] ابن حبان، محمد بن حبان تمیمی، (م: 354ھ)، الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان، کتاب احیاء الموات، باب ذکر کتبۃ اللہ جل وعلا الاجر لمحیی الموات من ارض اللہ جل وعلا: 11/613، حدیث نمبر (5202)، مؤسسۃ الرسالہ، بیروت، ط: 1، 1408ھ۔

[63] احکام القرآن، 1/145۔

[64] احکام القرآن، 1/145۔

10. استشہاد بالقرآن علی المعنی اللغوی یعنی لفظ کا لغوی معنی بیان کرنے کے بعد اگر وہ لفظ قرآن کریم میں دوسرے مقام پر اسی معنی میں مستعمل ہوا ہو تو اُسے بھی ذکر کیا ہے۔

11. اسی طرح استشہاد بالحدیث علی المعنی اللغوی یعنی لفظ کا لغوی معنی بیان کرنے کے بعد اگر وہ لفظ حدیث میں اسی معنی میں مستعمل ہوا ہو تو اُسے بھی ذکر کیا ہے۔

12. چونکہ مصنف خود فقہ حنفی سے تعلق رکھتے ہیں لہذا مصنفؒ نے مسائل فقہ حنفی کے مطابق بیان کئے ہیں۔

Bibliography

Hirāsī, Alī bin Muḥammad bin Alī, Aḥkām al Qur'ān, Muḥaqqiq, Musa Muḥammad Alī, Dār al Kutub al 'Ilmiyyah, Beirut, 2nd Edition, 4105.
Dr: Muḥammad Sayyad Ḥussain Dhahabī, Al Tafsīr wal Mufassirūn, Maktabah al wahbah Cairo.
Al Dāwūdī, Muḥammad bin Alī bin Aḥmad, Ṭabqāt al Mufassirīn, lil Dāwūdī, Dār al Kutub al 'Ilmiyyah, Beirut.
Abd al Ḥay al Ḥussaynī, Al thaqāfah al Islāmiyyah, Matbūāt Majma al Lughah al Arabiyyah, Dimishq, 1983.
Zarkashī, Abū Abdullah Badr al Din Muḥammad bin Abduulah, Al Burhān fi Ulūm al Qurān, Muḥaqqiq, Muḥammad Abw fadal Ibrāhim, Dār Iḥyā' al Kutub al Arabiyyah, 1st Edition, 1376.
Jalāl al Din Sayūtī, Abd al Raḥmān bin Abū Bakar, Al Itqān fi Ulūm al Qurān, Muḥaqqiq: Muḥammad Abū fadal Ibrāhim, Al haya,h al Miṣriyyah al āmah lil Kitāb, 1394.
Najm al Din Ṭūfī, Sulaimān bin Abd al Qawi bin karim, Sharḥa Mukhtaṣar al Rawdah, Muḥaqqiq, Abdullah bin Abd al Muḥsin, Al turkī, Mo'assasah al Risālah, 1st Edition, 4107.
Al Qurān, Al Mūminūn: 23, 5 to 7.
Mawlānā Muḥammad Jalāl al Din Qādrī, Aḥkām al Qurān, Diā al Qurān, Publīcations, lāhor-Karāchi, Pākistān.
Abū Esā, Muḥammd bin Esā bin Swarah Tirmidhi, Sunan Tirmidhi, Dār al Gharb al Islāmī, Beirut,1998.
Baghawī, Ḥaussain bin Masaūd bin Baghawī, Sharḥah al Sunnah, Al Maktab al Islāmi, Dimishq, Beirut, 2nd Edition 1403.
Jaṣṣāṣ, Aḥmad bin Alī Abū Bakar Rāzī Ḥanfī, Aḥkām al Qurān, Muḥaqqiq, Muḥammad Ṣādiq Qamḥāwī, Dar Iḥyā' al Turāth al Arabī, Beirut,1405.
Alā al Din, Abū bakar bin Masaūd bin Aḥmad Kāsānī Ḥanfī, Badā,i' al Ṣanā,i' fi Tartīb al Sharā,i', Dār al Kutub al 'Ilmiyyah, 2nd Edition, 1406.
Bukhārī, Muḥammad bin Ismā'īl, Ṣaḥīḥ Bukhārī, Dār Ṭūq al Najāt, 1st Edition, 1422.
Ibn Ḥibbān, Muḥammad bin Ḥibbān Tamimī, Mo'assasah al Risālah, Beirut, 1st Edition, 1408.